روزنامہ الفضل
قادیان دارالامان
DAILY AL FAZL QADIAN.
ایڈیٹر غلام نبی
جلد ۲۷ | مورخہ ۸ صفر ۱۳۵۸ھ | مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۳۹ء | نمبر ۷۳

مدینۃ المسیح

بذریعہ ڈاک نامر آباد سے ۲۵ مارچ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو دو روز سے دائیں بازو میں درد ہے۔ اس قدر کہ معمولی حرکت سے بھی تکلیف ہوتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:۔

سیدہ ام ناصر احمد صاحب کو بھی اسی طرح بازو میں درد اور کمزوری ہے۔ غالباً یہاں کی آب وہوا کے باعث ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ بخار کھانسی۔ نزلہ اور سر درد ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں:۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور گیانی واحد حسین صاحب لائل پور سے واپس آ گئے ہیں:۔

آج نیشنل لیگ کور کے ۵۰ والنٹیرز افسر جیش کی زیر نگرانی بحکم جناب ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کیمپنگ کے لئے باہر گئے ہیں:۔

محکمہ بجلی کے مقامی دفتر نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ سو فٹ تک سروس لائن کا کرایہ نہیں لیا جائے گا۔ نیز انڈسٹری کی غرض سے بجلی استعمال کرنے والوں کو سو فٹ تک کی سروس کے لئے محکمہ بجلی کو کچھ نہیں ادا کرنا پڑے گا:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلامی احکام کی پابندی مرد و عورت کیلئے مساوی ہے

"اسلام نے شرائط پابندی ہر دو عورتوں اور مردوں کے واسطے لازم کئے ہیں۔ پردہ کرنے کا حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے۔ مردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے۔ غض بصر کا۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ حلال وحرام کا امتیاز۔ خدا کے احکام کے مقابلہ میں اپنی عادات۔ اور رسم ورواج کا ترک کرنا وغیرہ وغیرہ ایسی پابندیاں ہیں۔ جن سے اسلام کا دروازہ نہایت ہی تنگ ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہر ایک اس دروازے میں داخل نہیں ہو سکتا۔" (الحکم ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

محبت کا اثر انسانی قلب پر

"فطرت انسانی میں یہ رکھا گیا ہے۔ کہ جب کسی سے محبت کرتا ہے۔ تو اس کے فراق سے اس کو صدمہ بھی پہنچتا ہے۔ ماں اپنے بچہ سے محبت کرتی ہے مگر اس کا بچہ اگر اس سے جدا ہو جائے۔ تو اس کو کیسا صدمہ ہوتا ہے۔ اور کتنا دکھ اور رنج پہنچتا ہے۔" (الحکم نمبر ۳۵ جلد ۱۲ صفحہ ۴)

پیشوائی کیلئے بہشت کا آگے آنا

"مرنا تو سب کے واسطے مقدر ہے۔ مگر غربت کے ساتھ بے شر ہو کر سکینی اور عاجزی میں جو لوگ مرتے ہیں۔ ان کی پیشوائی کے واسطے گویا بہشت آگے آتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے لعزر کے متعلق بیان کیا ہے۔" (بدر ۲ر اگست ۱۹۰۶ء)

مرنے والی اولاد فرط ہوتی ہے

"اولاد جو مرتی ہے۔ وہ فرط ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تھی۔ کہ جس کی کوئی اولاد نہیں مرتی۔ وہ کیا کرے گا۔ فرمایا میں اپنی امت کا فرط ہوں۔" (البدر ۸ جون ۱۹۰۵ء)

تکالیف کے دن ہی مبارک ہوتے ہیں

"خدا پر پورا ایمان اور بھروسہ ہو۔ تو پھر انسان کو خواہ تنور میں ڈال دیا جائے۔ اسے کوئی غم نہیں ہوتا۔ تکالیف کا بھی ایک وقت ہوتا ہے۔ اس کے بعد پھر راحت ہے۔ جیسے بچہ پیدا ہونے کے وقت عورت کو تکلیف ہوتی ہے۔ بلکہ ساتھ والے بھی روتے ہیں۔ لیکن جب بچہ پیدا ہو گیا تو پھر سب کو خوشی ہے۔ ایسا ہی مومن پر خدا کی طرف سے ایک تکلیف اور دکھ کا وقت آتا ہے۔ تاکہ وہ آزمایا جائے۔ اور صبر اور استقامت کا اجر پائے۔ اصل میں تکالیف کے دن ہی مبارک دن ہوتے ہیں۔" (بدر ۲۹ ستمبر ۱۹۰۷ء)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اہم تبدیلیاں جو یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے عمل میں لائی جائینگی

جن اسٹیشنوں کے درمیان موجودہ وقت میں چل رہی ہیں	گاڑی کا نمبر	یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے تبدیلیاں
A (۱) لاہور اور کراچی سٹی	۱۹ اپ ایکسپریس	لاہور ۸ بجکر ۵ منٹ کی بجائے اب ۸ بجکر ۲۰ منٹ پر پہنچے گی۔
(۲) پشاور چھاؤنی اور لاہور	۲۰ ڈاؤن ایکسپریس	پشاور چھاؤنی سے بجائے ۴ بجے کے ۵ بجکر ۰ ۵ منٹ پر چلیگی اور لاہور میں بجائے ۱۸ بجکر ۱۵ منٹ کے ۱۸ بجے پہنچے گی۔
(۳) ایضاً ایضاً	۱۳ اپ میل	لاہور سے بجائے ۸ بجکر ۳۵ منٹ کے ۸ بجکر ۵۵ منٹ پر چلیگی اور پشاور چھاؤنی بجائے ۱۹ بجکر ۴۰ منٹ کے ۲۰ بجے پہنچے گی۔
(۴) لاہور اور سہارنپور	۱۶ ڈاؤن میل	لاہور سے بجائے ۱۸ بجکر ۴۰ منٹ کے ۱۸ بجکر ۴۰ منٹ پر سے چلے گی۔
(۵) ایضاً ایضاً	۵ اپ میل	سہارنپور سے بجائے ۴ بجے کے ۴ بجکر ۱۰ منٹ پر چلیگی
(۶) دہلی اور کالکا	۱ اپ میل	دہلی سے بجائے ۲۱ بجکر ۵۰ منٹ کے ۲۲ بجکر ۱۰ منٹ پر چلیگی اور کالکا بجائے ۵ بجکر ۵ منٹ کے ۴ بجکر ۳۵ منٹ پر پہنچے گی۔
(۷) ایضاً ایضاً	۲ ڈاؤن میل	دہلی بجائے ۶ بجکر ۵۳ منٹ کے ۶ بجکر ۲۰ منٹ پر پہنچیگی
(۸) لاہور دہلی براستہ بٹھنڈہ	۱۵ اپ ایکسپریس	دہلی سے بجائے ۱۲ بجکر ۳۰ منٹ کے ۱۱ بجکر ۵۰ منٹ پر چلیگی اور لاہور بجائے ۸ بجکر ۲۰ منٹ کے ۸ بجکر ۳۵ منٹ پر پہنچے گی۔
(۹) لاہور اور داؤد	۹۱/۹۲/۹۳/۹۴ ڈاؤن	لاڑکانہ اور داؤد کے درمیان منسوخ کردی گئی ہے
(۱۰) فیروزپور چھاؤنی اور رائے ونڈ	۳۳۷ اپ ۳۳۸ ڈاؤن	فیروزپور چھاؤنی اور رائے ونڈ کے درمیان منسوخ کردی گئی ہے۔
(۱۱) دہلی اور جلینہ	۱۵۱ اپ ۱۵۲ ڈاؤن	دہلی اور جلینہ کے درمیان منسوخ کردی گئی ہے۔

B نمبر ۸۳ اپ اور ۸۴ ڈاؤن جو اب دہلی اور کالکا کے درمیان سیدھی چلتی ہے ختم ہو جائیگی اور انبالہ چھاؤنی سے شروع ہوگی رنمبر ۱۴۱ اپ اور نمبر ۱۴۲ انبالہ چھاؤنی اور کالکا کے درمیان چلیگی جو انبالہ چھاؤنی پر ۸۳ اپ اور ۸۴ ڈاؤن کے ساتھ ملجایا کرے گی

C

اڈیشنل گاڑیاں

گاڑی کا نمبر	سٹیشن روانگی	سٹیشن اختتام
۱۲ ڈاؤن ۱۳ اپ	لاہور روانگی ۲۱ بجکر ۳۰ منٹ پر	کالکا آمد ۵ بجکر ۳۰ منٹ پر
۱۴ ڈاؤن ۱۱ اپ	کالکا روانگی ۲۲ بجکر ۵ منٹ پر	لاہور آمد ۶ بجکر ۵۴ منٹ پر
۲۱ اپ	دہلی روانگی ۱۸ بجکر ۱۰ منٹ پر براستہ بٹھنڈہ	لاہور آمد ۹ بجکر ۵ منٹ پر
۲۲ ڈاؤن	لاہور روانگی ۱۸ بجکر ۱۵ منٹ براستہ بٹھنڈہ	دہلی آمد ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر
۱۱۳ اپ	کوٹری روانگی ۷ بجکر ۵۰ منٹ پر	ٹنڈو آدم آمد ۱۰ بجکر ۵ منٹ پر
۱۱۴ ڈاؤن	ٹنڈو آدم روانگی ۱۵ بجکر ۲۰ منٹ پر	کوٹری آمد ۱۷ بجکر ۵۳ منٹ پر
۱۲۷ اپ	وزیرآباد روانگی ایک بجکر ۳۵ منٹ پر	جموں توی آمد ۵ بجکر ۵۴ منٹ پر
۱۲۸ ڈاؤن	جموں توی روانگی ۱۲ بجکر ۱۵ منٹ پر	وزیرآباد آمد ۲۳ بجکر ۴۴ منٹ پر
۱۲۵ اپ	سہارنپور روانگی ۷ بجکر ۲۵ منٹ پر	انبالہ سٹی آمد ۹ بجکر ۴۰ منٹ پر
۱۲۶ ڈاؤن	انبالہ سٹی روانگی ۱۷ بجکر ۲۵ منٹ پر	سہارنپور آمد ۱۹ بجکر ۴۰ منٹ پر

D. جن سٹیشنوں کے درمیان موجودہ وقت میں چل رہی ہے۔

گاڑی کا نمبر یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے تبدیلیاں

اڈیشنل تھرو سروس

(۱) کوئی نہیں ۵ اپ/۱۱۳ اپ ہاوڑہ۔کالکا فسٹ۔سیکنڈ

" ۴ ڈاؤن/۶ ڈاؤن کالکا۔ہاوڑہ۔فسٹ۔سیکنڈ

" ۲۴ ڈاؤن/۲۳۵ اپ پشاور چھاؤنی۔جولیاں فسٹ سیکنڈ اور ریلیج از لغایت ۱/۵/۳۹ تا ۳۰/۹/۳۹

کوئی نہیں ۲۴۰ ڈاؤن/۱۴ اپ جولیاں۔پشاور چھاؤنی فسٹ سیکنڈ اور ریلیج ۱/۵/۳۹ سے کر ۳۰/۹/۳۹ تک

کوئی نہیں ۸ ڈاؤن/۲۴۰ ڈاؤن لاہور۔پٹھانکوٹ فسٹ۔سیکنڈ اور ریلیج از لغایت ۱/۵/۳۹ تا ۳۰/۱۱/۳۹ تک

" ۴ ڈاؤن/۴ ڈاؤن کالکا۔بمبئی سنٹرل فسٹ سیکنڈ اور ریلیج ایرکنڈیشنڈ کوچ از لغایت ۱/۵/۳۹ تا ۳۱/۱۰/۳۹

" ۳ اپ/۱۳ اپ بمبئی سنٹرل۔کالکا۔فسٹ۔سیکنڈ اور

لیگیج ایئر کنڈیشنڈ کوچ از نہایت ۹/۳۹/۷
تا ۳۱/۱۰/۳۹

(۲) **تھرڈ سروس کیرج میں تبدیلیاں**

دہلی۔لاہور ۱۴۳ ۔اپ تھرڈ بذریعہ ۱۸ اپ از نہایت ۱/۵/۳۹

لاہور جموں توی ۳۳ اپ/۲۹۱ اپ فسٹ سیکنڈ۔انٹر اور تھرڈ بذریعہ ۱۳۵ اپ/۴۷ اپ

جموں توی لاہور ۲۹۶ ڈاؤن/۳۴ ڈاؤن ایضاً بذریعہ ۲۸ ڈاؤن/۳۴ ڈاؤن

(۳) **تھرڈ سروس کیرج جو بند کر دی جائیگی**

لاہور۔کالکا۔فسٹ سیکنڈ انٹر اور تھرڈ	۶ ڈاؤن/۱۰۱ اپ	منسوخ
کالکا۔لاہور۔فسٹ سیکنڈ انٹر تھرڈ	۲ ڈاؤن/۱۵ اپ	"
امرت سر۔کالکا۔تھرڈ	۶۷ ڈاؤن/۱۰۱ اپ	"
کالکا۔امرت سر	۲ ڈاؤن/۷۵۔اپ	"

"E" **نئے کنکشن**

(۱) ۱۹۱ اپ سندھ ایکسپریس کراچی سٹی سے ۵۸ ڈاؤن بمبئی ایکسپریس کے ساتھ لاہور پر

(۲) نمبر ۳۴ ڈاؤن مسافر گاڑی کو میرٹھ سٹی پر ۶۔کے۔ایم۔ای۔آئی۔آر کے ساتھ۔

(۳) نمبر ۱۰۷ اپ ہاوڑہ ایکسپریس کو لاہور پر ۹۲ ڈاؤن کے ساتھ

(۴) نمبر ۱۳ ڈاؤن ایکس لاہور کو امرتسر پر ۳۰۶ ڈاؤن کے ساتھ نارووال کے لئے

(۵) نمبر ۳۴۹ اپ ایکس قادیان کو ویرکا پر ۳۰۴ ڈاؤن کے ساتھ نارووال کیلئے

(۶) نمبر ۳۱۹ اپ ایکس پٹھانکوٹ کو امرت سر پر ۳۸ ڈاؤن کے ساتھ لدھیانہ کے لئے ۱۱۱ و ۱۸ ۔اپ کے ساتھ لاہور کے لئے۔

(۷) نمبر ۳۰۴ اپ ایکس مکیریاں کو جالندھر سٹی پر ۲۶۸ ڈاؤن کے ساتھ ہوشیارپور کے لئے

(۸) نمبر ۴۳ ڈاؤن پسنجر کو دہلی پر ۱۵۔اپ ایکسپریس کے ساتھ

(۹) نمبر ۱۹۱ اپ سندھ ایکسپریس کراچی سٹی سے لاہور پر ۳۷ ۔اپ کے ساتھ شورکوٹ روڈ کے لئے۔

(۱۰) نمبر ۳۰ اپ ایکسپریس لدھیاں خاص کو جالندھر سٹی پر نمبر ۵۸ ڈاؤن ایکسپریس کے ساتھ دہلی کے لئے اور ۲۹۶ ڈاؤن کے ساتھ جموں توی کے لئے

"F" **گاڑیاں بڑھا دی گئیں**

۱۹۶ ڈاؤن جیکب آباد لاڑکانہ کو دادو تک بڑھا دیا گیا ہے

۲۰۵۔اپ اور ۲۰۶ ڈاؤن جالندھر کاٹانڈہ اڑمڑ کو دسوہہ سے دسوہہ بڑھا دی گئی ہے

"G"۔ کالکا۔شملہ سیکشن پر ریل موٹر اور مزید گاڑیاں جاری کی جائیں گی۔

"H" **۳۱/۳/۳۹ کی رات اور ۱/۴/۳۹ کو گاڑیوں کی رننگ**

(۱) انبالہ چھاؤنی اور لاہور سیکشن پر مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۹ء کو ۱۴ ڈاؤن اور ۱۴ اپ شملہ میل کے ذریعہ کوئی سروس مہیا نہیں کی جائے گی۔

(۲) نمبر ۲ ڈاؤن کالکا۔دہلی۔کلکتہ میل مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء کو کالکا سے ۲۲ بج کر ۳۰ منٹ پر چلے گی۔ اور اپنے موجودہ اوقات کے مطابق انبالہ چھاؤنی پہونچے گی۔ اور وہاں سے نئے اوقات کے مطابق روانہ ہوگی۔ لہذا یکم اپریل ۱۹۳۹ء کو نئے اوقات کے مطابق کالکا۔انبالہ سیکشن پر کوئی سروس نہ ہوگی۔

(۳) نمبر ۱ ۔اپ کلکتہ۔دہلی۔کالکا میل جو دہلی سے ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء کو روانہ ہوگی وہ دھول کوٹ اور للرو پر نہیں ٹھیرے گی۔

(۴) یکم اپریل ۱۹۳۹ء کو سمر ہل تا شملہ سیکشن پر ۵۸۸ اپ مکسڈ تھرڈ کی کوئی سروس نہیں ہوگی۔

(۵) یکم اپریل ۱۹۳۹ء کو کینتھلی گھاٹ کالکا سیکشن پر ۲۴۶ ڈاؤن مکسڈ تھرڈ کی کوئی سروس نہیں ہوگی۔

(۶) یکم اپریل ۱۹۳۹ء کو انور اور پٹھانکوٹ کے درمیان نئے اوقات کے مطابق نمبر ۳۴۳ ڈاؤن کی کوئی سروس نہیں ہوگی۔

ٹائم اور فیر ٹیبل یکم اپریل ۱۹۳۹ء سے تمام ریلوے بک سٹالوں پر تین آنے فی کاپی فروخت ہوگا

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

ع ۱۱۷

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بمبئی ۲۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ آریہ ستیہ گرہ حیدرآباد کے تیسرے ڈکٹیٹر لالہ خوشحال چند اور دیگر ۷۵ ستیہ گرہیوں کو ۱۸-۱۸ ماہ قید بسخت کی سزا دی گئی ہے۔ لالہ خوشحال چند نے عدالت کے سامنے بیان دیا۔ کہ میں حیدرآباد اس لئے جانا چاہتا ہوں تا معلوم کروں کہ کیا واقعی آریہ سماجیوں کے مذہبی حقوق پر پابندی عائد ہے۔ میں اپنے ساتھ ۵۰ مشنریوں کو اس لئے لایا کہ ریاست میں ۵۰ سماجیں ہیں اور میں ہر سماج میں ایک ایک مشنری حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجنا چاہتا تھا۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ گاندھی جی کے خون کا دباؤ کل رات ۱۱۲/۲۲۰ تک پہنچ گیا۔ ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق انہوں نے ملاقاتوں اور دیگر سرگرمیوں کو بہت محدود کر دیا ہے۔

لاہور ۲۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے چھ مسلم ممبروں نے حکومت پنجاب کو نوٹس دیا ہے کہ ان کے کچھ مطالبات مان لئے جائیں۔ ورنہ وہ وزارت پارٹی سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ مسٹر گابا نے اس خبر کی صحت کو تسلیم کیا ہے۔ مطالبات یہ ہیں (۱) لاہور میونسپلٹی کی بحالی (۲) شہید گنج کے متعلق وعدے پورے کئے جائیں (۳) پبلک عبادتگاہوں کی حفاظت کے لئے بل مرتب کرنے کی غرض سے جو کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس کا اجلاس بلایا جائے۔

لنڈن ۲۷ مارچ نیشنل پارلیمنٹ آف یوتھ کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں ہندوستانی ڈیلی گیٹوں کے علاوہ برطانیہ کی ۳۰ انجمنوں کے ڈیلیگیٹ بھی شریک تھے۔ اس اجلاس میں ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ یہ اجلاس ہندوستان کے لوگوں کی حالت کو بہتر بنانے اور آزادی حاصل کرنے کی کوششوں سے پوری ہمدردی کا اور ان کی حمایت کا اور ہندوستان کے نوجوانوں سے اپنے دوستانہ تعلقات کا اقرار کرتا ہے۔ اور برطانیہ کے نوجوانوں کی تمام انجمنوں سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ہندوستان کے مسائل کا اچھی طرح مطالعہ کریں۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ چیف جسٹس آف انڈیا کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۲۶ مارچ کو ان کی دعوت پر سردار پٹیل اور دربار ریڈ والا نے ان سے ملاقات کی بات چیت کے بعد فیصلہ ہوا کہ ٹھاکر راجکوٹ کی طرف سے دربار ریڈ والا نے جو رائے ظاہر کی ہے اس پر سردار پٹیل اپنا جواب دو دن کے اندر اندر چیف جسٹس کے پاس پہنچا دیں چیف جسٹس سر موریس گائر نے فریقین کو بتایا کہ اگر ضرورت ہوئی تو ان کو فیصلہ سے قبل بلائیں گے۔ اور اس ہفتہ کے آخر تک اپنا فیصلہ دیدیں گے۔

کراچی ۲۷ مارچ۔ وزارت سندھ کے خلاف ایک سابق وزیر نے عدم اعتماد کی ایک تحریک پیش کی جسے سپیکر نے باضابطہ قرار دیا۔ ۳۰ مارچ کو اس پر بحث ہوگی۔

شنگھائی ۲۷ مارچ جاپانی افواج کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جاپانی فوجیں ۲۴ گھنٹے کی مسلسل لڑائی کے بعد نانچنگ پر قابض ہو گئی ہیں۔

لاہور ۲۷ مارچ۔ پنجاب گورنمنٹ نے جیل خانوں کے سپرنٹنڈنٹوں کو اختیار دیئے ہیں۔ کہ قیدیوں کے سامنے متحرک تصویروں کے ذریعہ لیکچروں کا انتظام کریں تاکہ ان کے اخلاق سدھر سکیں اور وہ رفتار زمانہ سے بھی واقف رہیں۔

پیرس ۲۷ مارچ فرانسیسی کیبنٹ کے اجلاس میں بحری بیڑے کو مضبوط کرنے اور صنعتی تنظیم کے لئے قرض مہیا کرنے کے لئے متعدد احکام جاری کئے گئے ہیں۔

چنگ کیانگ ۲۷ مارچ کیانگسی کے دارالحکومت نانچانگ کے گردنواح میں زبردست جنگ ہو رہی ہے جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے نانچانگ پر قبضہ کر لیا ہے۔

براٹیسلاوا ۲۷ مارچ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ باوجود مصالحت کے سرحد پر ہنگری اور سلواکیہ کی فوجوں میں پھر جنگ شروع ہو گئی ہے افسروں نے جنگ کو روکنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام ہوئی۔ سلواکیہ کو شکایت ہے کہ ہنگری والے گفتگو میں دباؤ ڈالنے کے لئے سلواکیہ کے علاقوں پر قبضہ کرتے آرہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ سر طامس سٹیوارٹ رخصت پر جا رہے ہیں۔ واپسی پر آپ بہار میں گورنر کے عہدہ کا چارج لیں گے۔ صدر کونسل آف سٹیٹ نے آپ کے اعزاز میں پارٹی دی۔ مگر اسمبلی کے کانگرسی ممبر اس میں شامل نہ ہوئے۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ سر جیمز گرگ اور سر این۔ این سرکار ریٹائر ہونے سے پہلے چھٹی پر جا رہے ہیں۔

جالندھر ۲۷ مارچ۔ لیڈران احرار مولوی حبیب الرحمٰن۔ مولوی عطاء اللہ اور چودھری افضل حق کو تہدیدی مکتوب پہنچے ہیں۔ جن میں احرار کی غیر اسلامی سرگرمیوں کی مذمت کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ آپ لوگ فوراً مسلم لیگ کے خلاف تقریریں بند کر دیں۔ ورنہ بہت ممکن ہے۔ کہ آپ کو مولانا مظہر الدین کی قیمتی زندگی کی قیمت ادا کرنی پڑے۔ کیونکہ ان کو آپ ہی کی منظم سازش کے ماتحت قتل کیا گیا ہے۔

کراچی ۲۷ مارچ۔ میر خاندان کے ایک برگزیدہ ممبر اور سندھ کے بڑے بھاری جاگیردار میر بہرام خان کل اچانک کوٹ میر محمد خان کے جنگل میں بندوقوں کے فائر سے ہلاک ہو گئے سرکاری حکام اور جاگیرداروں کی ایک پارٹی ہرن کا شکار جنگل میں کھیل رہی تھی ہرن کا نشانہ کیا۔ مگر گولی بہرام خان کو لگی

جالندھر ۲۷ مارچ۔ گذشتہ شب کے اجلاس میں پراونشل احرار کانفرنس نے متعدد قراردادیں پاس کیں۔ ایک میں ذمہ دار حکومت کے قیام کے لئے ریاستوں میں جدوجہد کی حمایت کرتے ہوئے ریاستی پرجا کو احرار کی امداد کا یقین دلایا گیا۔ دوسری میں لکھنؤ کے اندر مدح صحابہ پر حکومت یو۔ پی کی پابندیوں کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ تیسری میں لاہور کے اندر کسانوں کی ستیہ گرہ کی حمایت کی گئی۔ چوتھی قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ (۱) میونسپل باڈیوں میں نامزدگی اور میونسپل اگزیکٹو افسروں کے قانون کو منسوخ کر دیا جائے۔ پانچویں ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا۔ کہ مالیہ میں پچاس فیصدی تخفیف کی جائے۔

انقرہ ۲۷ مارچ۔ ترکی پارلیمنٹ کے انتخابات ختم ہو گئے ہیں قدیم ممبروں میں سے متعدد ناکام ہوئے ہیں ناکام ہونے والے ممبروں میں دو وزیر بھی ہیں۔ جو کمال اتاترک مرحوم کے عہد میں وزیر داخلہ اور وزیر اقتصادیات کے اہم عہدوں پر فائز تھے۔ کامیاب ہونے والے سارے ممبر پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ ترکیہ میں یہی ایک سیاسی پارٹی ہے۔ پارلیمنٹ میں ۴۲۴ ممبر منتخب ہو کر آئے ہیں۔ جن میں ۱۴ عورتیں ہیں۔

بغداد ۲۷ مارچ شیخ عاص الاہلی کو بانجی ریلوے اسٹیشن پر قتل کر دیا گیا ہے۔ شیخ صاحب کرکوک کے ڈپٹی تھے اندازہ کیا جاتا ہے کہ یہ قتل قبائل کے باہمی عناد کا نتیجہ ہے۔

لاہور ۲۷ مارچ۔ آج بھی کسانوں نے مظاہرہ کیا۔ شاہ عالمی دروازہ کے قریب پولیس نے مظاہرہ کنندگان کو گرفتار کر لیا۔ آج ۴۲ آدمی گرفتار کر لئے گئے۔

بیت المقدس ۲۷ مارچ فلسطین میں شدید قحط پڑا ہوا ہے۔ اس وقت ۱۲ ہزار نوجوان جیلوں میں ہیں۔ گوروں فوج کی جنگوں میں ۱۰ ہزار عرب شہید ہو گئے ہیں۔ گوروں فوج نے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان میں یوم عمل اجتماعی

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام قادیان کے احمدی احباب کا یوم عمل اجتماعی انشاء اللہ ۳۰ مارچ ۱۹۳۹ء کو منایا جائے گا۔ تمام احباب سے توقع ہے۔ کہ وہ پوری پابندی اور باقاعدگی کے ساتھ اس میں شریک ہوں۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کے متعلق تمام اصحاب کا مطلع ہونا ضروری ہے۔

(۱) مقام عمل دارالرحمت اور دارالعلوم کی درمیانی سڑک ہوگی۔

(۲) تمام اصحاب ۸ بجے اپنے اپنے محلوں میں جمع ہو جائیں۔ اور پورے ۸½ بجے مقام عمل پر پہونچ جائیں۔

(۳) دوکانیں ۸ بجے صبح سے ظہر تک بند رہیں گی۔ ضروری اشیاء پیش از وقت خرید لینی چاہئیں۔

(۴) تمام افراد کو دس دس کے گروپوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اور ہر پانچ گروپوں کا ایک گروہ بنا کر اس پر ایک سرگروہ مقرر کیا گیا ہے۔ اپنے اپنے محلہ کے زعماء سے اس کے متعلق معلومات حاصل کی جائیں۔

(۵) تفصیل کے لئے علیحدہ پروگرام شائع کیا گیا ہے۔ (سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ)

دیہاتی مدرسین کی درخواستوں کا جواب

گزشتہ دنوں نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے اور نظارت ہذا کی طرف سے بعض دیہاتی مدرسین کے لئے درخواستیں طلب کی گئی تھیں۔ اس کے مطابق درخواستیں بھجوانے والے احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی درخواستوں کا فیصلہ انشاء اللہ العزیز آخر اپریل ۱۹۳۹ء تک کیا جا سکے گا۔ جو اخبار میں شائع کرا دیا جائیگا۔ یا منظور شدہ احباب کو فرداً فرداً اطلاع کر دی جائے گی۔ درخواستوں کی کثرت کے پیش نظر یہ اعلان شائع کیا جا رہا ہے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

دارالانوار کمیٹی کا قرعہ ماہ مارچ ۱۹۳۹ء

حصہ داران دارالانوار کمیٹی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ قرعہ ماہ مارچ ۱۹۳۹ء کا چودھری غلام مصطفٰے صاحب چھاؤنی فیروزپور کے نام نکلا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مبارک کرے۔ جن حصہ داروں کے قرعے اس وقت تک نکل چکے ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ جلد تر مکانوں کی تعمیر شروع کر دیں۔ اگر کوئی حصہ دار کسی وجہ سے جلد مکان نہ بنا سکتا ہو۔ تو ان کو چاہیئے کہ جلد تر اطلاع دیں۔ تا ان کا قرعہ کسی دوسرے ایسے دوست کے نام جو مکان بنانے کا متمنی ہو لیکن قرعہ نہ نکلنے کی وجہ سے مجبور ہو تبدیل کرایا جائے۔ ایسے دوستوں کو تبدیل کرنے والے دوستوں کے قرعہ نکلنے پر قرعہ کی رقم ادا کر دی جائے گی۔

سیکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۳۷۴	سنت بی بی صاحبہ	مرشد آباد بنگال	۴۱۰	محمد بوٹا صاحب	گورداسپور
۳۷۵	ملک محمد خورشید صاحب	کیمل پور	۴۱۱	فضل الدین صاحب	جالندھر
۳۷۶	صدرالدین صاحب	منٹگمری	۴۱۲	شفیع محمد صاحب	گورداسپور
۳۷۷	فضل حسین صاحب	پونچھ	۴۱۳	دین محمد صاحب	"
۳۷۸	حاکم خان صاحب	لاہور	۴۱۴	خدا بخش صاحب	"
۳۷۹	نبی بخش صاحب	"	۴۱۵	زینب بی بی صاحبہ	ملتان
۳۸۰	سید رسول صاحب	اٹک	۴۱۶	حسین بی بی صاحبہ	"
۳۸۱	خوشی محمد صاحب	گورداسپور	۴۱۷	محمد ابراہیم صاحب	"
۳۸۲	محمدی بی صاحبہ	"	۴۱۸	کریم بی بی صاحبہ	لائلپور
۳۸۳	حسین بی بی صاحبہ	"	۴۱۹	برکت اللہ صاحب	بہ ریوید خاص
۳۸۴	جیواں بی بی صاحبہ	"	۴۲۰	محمد شریف صاحب	"
۳۸۵	غلام نبی صاحب	"	۴۲۱	عزیز بیگ صاحب	گورداسپور
۳۸۶	محمد اسمٰعیل صاحب	"	۴۲۲	پیر بخش صاحب	کراچی
۳۸۷	مہراں بی بی صاحبہ	سیالکوٹ	۴۲۳	تانک صاحب	گورداسپور
۳۸۸	صدیق احمد صاحب	کلکتہ	۴۲۴	اقبال بیگم صاحبہ	"
۳۸۹	غلام بی بی صاحبہ	اٹک	۴۲۵	طالعہ بی بی صاحبہ	"
۳۹۰	سید محمد شاہ صاحب	جموں	۴۲۶	نظام بی بی صاحبہ	"
۳۹۱	محمد لال بیگ صاحب	لاہور	۴۲۷	فضل بی بی صاحبہ	"
۳۹۲	حافظ محمد علی صاحب	دہلی	۴۲۸	صدیق احمد صاحب	حیدرآباد دکن
۳۹۳	شہاب الدین صاحب	بنارس	۴۲۹	بشیر احمد صاحب	بدایوں
۳۹۴	نواب بی بی صاحبہ	گورداسپور	۴۳۰	فضل بی بی صاحبہ	سیالکوٹ
۳۹۵	محمد شریف صاحب	"	۴۳۱	جنت بی بی صاحبہ	لدھیانہ
۳۹۶	سلطانہ صاحبہ	پشاور	۴۳۲	مع دختر خود	
۳۹۷	عبداللطیف صاحب	لائلپور	۴۳۳	نور الٰہی صاحب	گورداسپور
۳۹۸	سکینہ بی بی صاحبہ	لدھیانہ	۴۳۴	محمد بخش صاحب	"
۳۹۹	محمد طفیل صاحب	لاہور	۴۳۵	عبدالغنی صاحب	بنوں
۴۰۰	عائشہ بی بی صاحبہ مع بچگان	گورداسپور	۴۳۶	فاطمہ بی بی صاحبہ	پوری
۴۰۱	خورشید بی بی صاحبہ	"	۴۳۷	بشیر احمد صاحب	بمبئی
۴۰۲	عائشہ بی بی صاحبہ بنت عمر دین صاحب	"	۴۳۸	قطب عالم صاحب	فیروزپور
۴۰۳	مقبول احمد صاحب	"	۴۳۹	علی محمد صاحب	"
۴۰۴	علی محمد صاحب	"	۴۴۰	مہرالدین صاحب	ضلع گورداسپور
۴۰۵	شاہ محمد صاحب	"	۴۴۱	نواب الدین صاحب	"
۴۰۶	سردار محمد صاحب	"	۴۴۲	زینب بی بی صاحبہ	کیمل پور
۴۰۷	دین محمد صاحب	"	۴۴۳	ملک غلام مہدی صاحب	"
۴۰۸	کرم الدین صاحب	"	۴۴۴	محمد عبداللہ صاحب	امرتسر
۴۰۹	علی محمد صاحب	"	۴۴۵	سکینہ بیگم صاحبہ	شیخوپورہ

(باقی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ صفر ۱۳۵۸ھ

مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ قرآن نے کیا اثر پیدا کیا

"پیغام صلح" کے ریٹائرڈ ای۔اے۔سی صاحب نے حال میں "الفضل" کو مخاطب کرتے ہوئے اول تو اپنے سابقہ سلسلہ مضامین کی قبولیت کا ذکر کیا ہے۔ حتیٰ کہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ:-

"خاص قادیان سے آئے ہوئے خط سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں بھی انصاف پسند اور امن دوست اصحاب نے اسے بنظر استحسان دیکھا ہے" مگر نہ تو یہ بتانے کی جرأت کی ہے کہ قادیان سے کس نے خط لکھا ہے۔ اور نہ ان لوگوں کے نام لئے ہیں جو اُن کے نزدیک "انصاف پسند اور امن دوست" ہیں۔ ایسی صورت میں ان کے ادعا کی حقیقت واضح ہے۔

اس کے بعد ہم پر یہ واضح کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمۂ قرآن نے کیا نتیجہ پیدا کیا۔ لکھا ہے:-

"میں نے (الفضل کا) ایک لیڈنگ آرٹیکل پڑھا ہے۔ جس میں وُہ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مولانا محمد علی صاحب کے ترجمہ کے پڑھنے سے کسی شخص نے حقیقی اسلام تو الگ رہا۔ رسمی اسلام بھی قبول نہیں کیا۔ حقیقی اور رسمی اسلام کی اصطلاح تو میں نہیں سمجھ سکا۔ مگر میں اس بات سے حیران ہوں۔ کہ کیا ایڈیٹر "الفضل" یہ سمجھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں کشش اور یہ طاقت نہیں ہے۔ کہ وُہ لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دے۔ یا وُہ اس کشش کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور ان کا یہ خیال ہے۔ کہ مولانا کے ترجمہ کرنے کی وجہ سے یہ کشش زائل ہوگئی ہے"

تعجب ہے۔ کہ جس شخص کو یہ دعوےٰ ہو۔ کہ اس کے مضامین کو نہ صرف اس کی "جماعت" نے بلکہ مرکز احمدیت سے تعلق رکھنے والی جماعت احمدیہ کے افراد نے بھی "بہت پسند کیا ہے" اور "پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے" وُہ حقیقی اور رسمی اسلام کی اصطلاح کو بھی نہیں سمجھ سکتا۔ حقیقی اسلام وُہ ہے۔ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا۔ اور رسمی اسلام وُہ ہے۔ جو نام کے مسلمانوں نے گھڑ رکھا ہے۔ اور ایسے عقائد ایجاد کر لئے ہیں۔ جو حقیقتِ اسلام کے سراسر خلاف ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو موجودہ زمانہ کا مصلح۔ مسیح موعود مہدی معہود۔ اور نجات دہندہ تسلیم کرنے کا دعوےٰ کرتے ہوئے یہ کہنا۔ کہ حقیقی اور رسمی اسلام کی اصطلاح میں نہیں سمجھ سکتا۔ حیرت انگیز لاعلمی اور ناواقفیت کا ثبوت ہے اگر دُنیا میں حقیقی اسلام موجود تھا۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ضرورت ہی کیا تھی اور اگر اسلام کا صرف نام ہی باقی رہ گیا تھا حقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمائی تو پھر جو لوگ آپ کے جھنڈے کے نیچے نہیں آئے وُہ حقیقی اسلام کے حامل کس طرح ہو سکتے ہیں۔

پھر اس سے بھی حیرت انگیز وہ ارشاد ہے۔ جو مولوی صاحب کے ترجمہ کو مؤثر اور پُر کشش ثابت کرنے کے لئے فرمایا گیا ہے۔ اور جو یہ ہے کہ:- "کیا ایڈیٹر الفضل یہ سمجھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں کشش اور یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دے یا وہ اس کشش کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کا یہ خیال ہے کہ مولانا کے ترجمہ کرنے کی وجہ سے یہ کشش زائل ہوگئی ہے"۔

ریٹائرڈ ای۔اے۔سی صاحب کو کون بتائے۔ کہ ان کا یہ سوال نہ صرف بالکل بے محل اور بے موقعہ ہے۔ بلکہ اس سے یہ بھی شُبہ گزرتا ہے۔ کہ جو کچھ وُہ لکھتے ہیں۔ اسے خود بھی سمجھتے ہیں۔ یا نہیں۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمۂ قرآن نے کیا نتیجہ پیدا کیا۔ آج تک اس کو پڑھ کر کتنے لوگ مسلمان ہُوئے۔ اور کتنے اہلِ علم۔ اور با اثر لوگوں نے اقرار کیا۔ کہ اس ترجمہ کے ذریعہ اسلام کی محبت ان کے دل میں پیدا ہوگئی اور ان کی غلط فہمیاں دُور ہوگئی ہیں۔ مگر جواب میں دریافت یہ کیا جاتا ہے کہ کیا ایڈیٹر "الفضل" یہ سمجھتا ہے کہ قرآن میں یہ کشش اور طاقت نہیں ہے۔ کہ وُہ لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دے۔ کیا قرآن اور مولوی محمد علی صاحب کا ترجمۂ قرآن ایک ہی چیز ہے۔ اگر نہیں۔ تو مولوی صاحب کے ترجمہ میں کشش اور قوت کا ثبوت طلب کرنے والوں سے یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ وُہ لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیرنے کی قرآن میں کشش اور طاقت نہیں سمجھتے۔ اور اس کے بعد یہ جاہلانہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ "ان کا یہ خیال ہے۔ کہ مولانا کے ترجمہ کرنے کی وجہ سے یہ کشش زائل ہوگئی ہے" مولانا کے ترجمہ سے قرآن کریم کی کشش کیوں زائل ہونے لگی۔ قرآن کریم میں کشش اور قوت موجود ہے۔ اور ہمیشہ ہمیش موجود رہے گی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جو بھی قرآن کا ترجمہ کرے اس کے ترجمہ میں قرآن کریم کی کشش اور قوت داخل ہو جائے۔ اس وقت دُنیا میں قرآن کریم کے بیسیوں ترجمے موجود ہیں۔ اور اُن میں سے بعض ایسے بھی ہیں۔ جو اسلام کے سخت منکروں اور معاندوں نے کئے ہیں کیا ان کے متعلق کوئی عقل و ہوش رکھنے والا انسان یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ چونکہ وُہ قرآن کے ترجمے ہیں۔ اس لئے ان میں لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیرنے کی کشش اور طاقت موجود ہے۔ اور جو اس بات کا انکار کرے وُہ قرآن کریم کی کشش اور قوت کا منکر ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو "پیغام" کے ریٹائرڈ ای۔اے۔سی صاحب کو غور فرمانا چاہیئے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ کی حمایت کرتے ہُوئے "الفضل" کے متعلق ان کا یہ ارشاد اپنے اندر کس قدر معقولیت رکھتا ہے۔

پھر اگر ہر ترجمہ اپنے اندر لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دینے کی کشش اور قوت رکھتا ہے۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے کئی ایک تراجم کی موجودگی میں خود ترجمہ کرنے کی زحمت ہی کیوں اٹھائی۔ اور کیوں لاحاصل کام کیا۔ مولوی محمد علی صاحب کا ترجمہ کرنا خود اس بات کا اقرار ہے۔ کہ ان کے نزدیک سابقہ تراجم کشش اور قوت سے خالی ہیں۔ یا ان میں اتنی کشش نہیں جتنی وُہ اپنے ترجمہ میں سمجھتے ہیں۔

مولوی صاحب کے ترجمہ میں کشش اور قوت ثابت کرنے کے لئے ریٹائرڈ ای۔اے۔سی صاحب کی ایک دلیل یہ ہے کہ "اس ترجمہ میں ان کا اپنا کچھ بھی نہیں ہے۔ اور سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبتِ قدسی اور حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شاگردی کے طفیل سے ہے"۔ مگر دروغ گویم بر روئے تو کی اس سے واضح مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے ترجمہ میں صریح طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے عقائد کے خلاف باتیں درج کی ہیں اور کئی آیات کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ حقائق و معارف کے بالکل الٹ لکھی ہے۔ گویا ان کی تردید کی ہے۔ مگر باوجود اس کے کہا جاتا ہے۔ کہ اس ترجمہ میں ان کا اپنا کچھ بھی نہیں۔ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت قدسی کے طفیل ہے۔ یہ کیا ہی عجیب شاگردی ہے۔ اور کیا ہی رشید شاگرد

انفاق فی سبیل اللہ

اور

بلا امتیاز مذہب وملت خدمت خلق اللہ

از جناب چوہدری عبدالرحیم صاحب دھرمسال

دل عجیب قسم کا باؤلا ہے۔ اور اسکی حرص کی بھی کوئی حد نہیں۔ دو وادیاں سیم وزر سے بھری ہوئی اس کی ملکیت میں ہوں۔ تو پھر تیسری کی حرص کئے بغیر نہیں رہتا۔ لیکن اصلیت پر بہت سا گرد وغبار ڈالکر اس کو اپنی حرص کے ماتحت ہمیشہ چھپانے کی کوشش کرتا رہتا ہے کہتا ہے۔ من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق قل ھی للذین اٰمنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیامۃ۔ کذلک نفصل الاٰیات لقوم یعلمون۔ سونا بنایا چاندی بنائی۔ لعل وجواہر اور نیلم اور پنے بنائے۔ ہیرے بنائے اور بے بہا قیمتی اشیا کھانے برتنے اور پہننے کی مہیا کیں یہ سب آخر کس کے لئے ہیں۔ جتنا چاہوں کھاؤں جیسا چاہوں پہنوں۔ بنوں سنوروں نکھروں اور من بھاتے لطف اٹھاؤں اجازت تو صاف نظر آ رہی ہے۔ روک ٹوک کیسی۔ روز خشک اور کوڑ مغز ملاؤں کے واویلے کون سنکر دل میلا کرتا پھرے وہ تو ہمیشہ وعظ ونصیحت کے لئے ہی کمر کسے رہتے ہیں۔ اور دل کھولکر روک ٹوک اور حد بندیوں کو گن گن کر تھکنے میں نہیں آتے۔ ارے سکھی بیت کی آنکھیں اگر محبت سے تیری طرف اٹھ نہیں رہی ہیں۔ تو تیرا بننا۔ سنورنا نکھرنا ہر قسم کی زینت سے آراستہ وپیراستہ ہونا کس کے لئے۔ دیکھ اور پھر دیکھ اس کی آنکھیں تیری طرف محبت کی بجائے خشم اور قہر کو تو نہیں لے رہی ہیں۔ کیا تو واقعی ایسا ایماندار ہے جس قسم کے ایمانداروں کے لئے یہ سب کچھ بنایا اور دیا گیا ہے من کان یرید الحیوۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم فیھا وھم فیھا لایبخسون۔ اولئک الذین لیس لھم فی الاٰخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیھا وباطل ما کانوا یعملون بھی کچھ معنی رکھ رہا ہے۔ اس کو بھی پڑھ اور خوب غور کر۔ علم سے کام لے خالق کا پیارا بن۔ پھر جتنی چاہے من مانی کر۔ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کیا سچ نہیں ہے۔ اگر سچ ہے تو کیا تیرا مسکن ایسا ہی ہے جیسا اس کہنے والے کا تھا۔ یا تیرا لباس ایسا ہی ہے۔ جیسا ان اللہ کے پیاروں کا تھا۔ کیا تیری معیشت ایسی ہی ہے۔ جیسی یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ والوں کی تھی۔ زمانہ کی کیفیات سو دفعہ بدل جائیں۔ اور اسکی نیرنگیاں خواہ کسی رنگ سے رنگین ہوں۔ خالق کے ساتھ دل کو لگا دینے کا جو ڈھنگ ہے وہ کبھی نہیں بدلا۔ اور نہ ہی آئندہ کبھی بدل سکیگا۔ کہنے والا بالکل سچا ہے۔ اور جس نے اسکو یہ کہنے کے لئے کہا ہے وہ بھی نہایت ہی اصدق ہے۔ طریق کار وہی درست ہے۔ جو ازل سے ابن آدم کے لئے تجویز ہوا۔ اور اسکا عمل بھی ہمیشہ اپنی صحیح حدود سے کبھی تجاوز نہیں کرسکیگا جس کا دل چاہتا ہے یہ راہ اختیار کرے۔ ہاں جسے اپنے معبود کو خوش کرنا مقصود نہیں۔ وہ جتنی بھی ٹیڑھی تاویلیں اور بے ڈھنگی چالیں چلنا چاہتا ہے چلے اور اپنی عزیز عمر کے پیمانے کو جس طرح چاہے لبریز کرے۔ سینکڑوں نہیں ہزاروں ایماندار اس دنیا میں آئے۔ ان کا وطیرہ یہی رہا۔ جو ہر کامل ایمان والے کا ہوا تھا۔ قلوبھم وجلۃ انھم الی ربھم راجعون ان کے ہر وقت سامنے رہتا تھا۔ اور دل کی اصلاح میں ایمانداری کا سرٹیفکیٹ ہاتھ میں رکھتے ہوئے اثر نعمت کے اظہار کے لئے اچھے سے اچھا پہننا بھی برا نہیں۔ سراسر ایماندار کا حق ہے۔ اور تواضعاً للہ اصلاح قلب کے لئے گزارے والا لباس پہننا بھی باعث فضیلت اور آخرت میں اعلیٰ حُلّے کا مستحق بناتا ہے۔ بات صرف ایمان کی سلامتی میں ہے۔ اور اسی کی خاطر زمین وآسمان اور مافیھا کی خلق ہے۔ دو سوکنیں ایک گھر میں اور بگاڑ بالکل نہ ہو سید المرسلین کے گھر میں بھی ناممکن تھا۔ ناقصات عقل جو ہوئیں دنیا کی چاشنی ایک دل پر اچھی طرح چڑھی ہوئی ہو۔ اور پھر ایمان کا بسیرا بھی اس میں امن سے ہو۔ این خیال است ومحال است وجنوں ہاں ایک کو بھونڈی سی لونڈی کی اگر حیثیت دیدی جائے۔ تو اکثر عافیت رہتی ہے۔ یا کسی قدر اس کی گھڑیاں حصے میں آجاتی ہیں۔ ورنہ ھی للذین اٰمنوا کافی سے زیادہ تنبیہہ پیدا کرنے والا اشارہ ہے۔ اور صرف اسی کے لئے ہے جس کی راہ روی اور جس کا اسوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ہو کتب علی نفسہ الرحمۃ جس آقا کی بین صفت ہو۔ اور اسکا سلوک مما رزقنٰھم ینفقون پر عمل نہ کرنے والا اور اس طرف سے آنکھ بند کرکے خود اچھا کھائے اچھا پہنے آراستہ وپیراستہ اور خوش باشی کے افکار میں مستغرق ہونے کے باعث جن مستحقین پر رحمت کی بارش کی بوچھاڑ لازمی ہے ان سے بالکل ہی بےخبر ہو وہ اللہ کا پیارا ایماندار ہے؟ پیوند لگا کر پہننا اس غرض کو مدنظر رکھکر مقصود ہے۔ کہ زمین وآسمان کے خالق کی رحمت کا جاذب ہو سکے۔ اور اس طرح زینت میں سے انفاق کام کی چیز بن سکے۔ بدوں اس کے اول درجہ کی عیاری اور اصلیت کو چھپانے کی بے اثر کوشش ہے۔ جو اس آیت کو پڑھ کر دل کو اسکی خواہشات کی حرص کے ماتحت طفل تسلی دینے کے مترادف ہے۔

بھلا دنیا میں یہ جو سب کچھ متاع اور زینت ہے ایک غیر ایماندار کو جہنم کا کیوں وارث بنا رہی ہے۔ کیوں اس کی صنعت کو ضائع کرنے کا اعلان ہے۔ اور کیوں ان کے اعمال کو باطل ٹھہرایا گیا ہے۔ عرفان کی بات ہے اس کے دل ودماغ میں ذرا اسکی حقیقت کی وضاحت ہو جائے۔ تو یقیناً سب کچھ چھوڑ کر کسی بے آباد جنگل میں اپنا مسکن بنائے۔ اور کسی غار میں بالکل علیحدہ ہوکر اپنی دھن اس الاحد کے خیال میں ساری کی ساری ہی صرف کرتا رہے۔ جس بچے کا ناک بہہ رہا ہو ہاتھ میلے ہوں۔ آنکھوں میں گید ہو اور منہ پر گرد وغبار کی آلودگی ہو۔ اس کو کوئی ماں پسندیدہ اور مرغوب کھانے کے لئے دعوت نہیں دیتی۔ بایں ہیئت کذائی اگر وہ سامنے آ جائے تو پہلے صفائی کی تاکید شروع ہو جائے گی۔ یہی ھی للذین اٰمنوا کی حقیقت کے لئے کافی روشنی ڈالنے والی بات ہے۔

ایماندار تو بچا کھچا ہی کھایا کرتے ہیں۔ ان کے سالن میں جبران کے تعاہد کے لئے اور کچھ نہ ہو تو پانی ہی کی کثرت ہو رہتی ہے ننگے سر ننگے پاؤں مخلوق کی خدمت کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے ہاتھوں میں کبھی کچھ اور کبھی کچھ لاتے دیکھا ہے اور حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تو اصحاب الصفہ کی تواضع اور تیمارداری کے لئے جو کچھ کیا کرتے تھے۔ وہ کسی علم دوست سے پوشیدہ نہیں۔

وفی اموالھم حق للسائل والمحروم شیوۂ صلحاء ہے۔ اس اسلامی تمدن کے ماتحت اگر مخلوق خدا کی نگرانی رہتی تو ہندو مسلمان کی تفریق میں چنداں سر پھٹول بھی نہ ہوتی۔ اب تو ہندو مسلمان کو بھوکا مرتا دیکھنا پسند کرتا ہے۔ اور مسلمان تو ماشاء اللہ بڑی اچھی اچھی تاویلیں کرکے ہی اپنی منشا کے سمجھنے سے آنکھیں بند کر رہے ہیں۔ کتے کو پانی پلانا شاید پچھلے زمانے میں کہیں قابل ثواب ہوتا ہوگا۔ اب اس زمانے میں تو انسانوں سے وہ سلوک روا رکھنا بھی پسندیدہ نہیں۔ جو گذشتہ زمانے کے پیاسے کتوں سے بصد منت روا رکھا جاتا تھا۔ غیریت اجنبیت اور تفریق کی بڑی خلیج مابین حائل نہ ہو تو اور کیا ہو۔ جبکہ خود ہی چھپی چھپی کرکے بہتر تہتر فرقوں میں منقسم ہو رہے ہیں ٭

کاش کہ ہمارا خالق جس طرح ہر صبح ہر کہ ومہ ہندو عیسائی اور صابی اور گبر کا منہ نت نئی محبت سے دیکھ کر سب کی مرادیں پوری کر رہا ہے۔ اس کے ایمان دار مسلمان بندے تو کم از کم کبھی کبھی ہی ایسا کر لیا کرتے۔ تا کہ کتب عیسیٰ نفسہ الرحمت کی ضیافت میں کچھ تو آنے کے مستحق ہو جاتے۔ اے قدرت ثانیہ کے پروردہ احمدی نونہالو! اُچھلو۔ کودو۔ اور دل کھول کر خوشیاں مناؤ۔ کہ تمہارا شیوہ سابقہ اسلامی تمدن کے لئے دن رات تمہارے ریشتگاں کی طفیل بہتر سے بہتر شکل اختیار کر رہا ہے۔ تمہارے دین کی تمکین کے لئے جملہ کارگر تدابیر تمہارے سامنے رکھی جا رہی ہیں۔ اور خزاں کا موسم بہار سے مبدل ہوتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ یاد رکھو وہی قوم پنپتی ہے۔ وہی ملک سر سبز نظر آتا ہے۔ وُہی گھرانا روزانہ دن دُگنی رات چوگنی ترقی کے لئے قدم اُٹھاتا ہے۔ جس کا ماتوسلم (واللہ لایحب الفساد) رہتا ہے۔ اور جس کے ہاتھ داد و دہش کے لئے بجائے بند ہونے کے جائز صُورت کے ساتھ کھلے رہتے ہیں۔ انفاق فی سبیل اللہ کبھی بُرے نتائج پیدا نہیں کرے گا۔ مشکلات کو کیا تم پہچانتے نہیں رہے ہو۔ عقلمند وُہی ہے۔ جو وقت کو پہچانتا ہے۔ اور بروقت رباط کے لئے مستعدی دکھاتا ہے۔

*لیکن زندگی کا کچھ پتہ نہیں۔ جانے کس وقت مالک کا پیغام آ جائے۔ پس بغیر کسی توقف کے میرے عزیزو۔ میرے بھائیو۔ میرے بزرگو سب سے پہلا کام یہ کرو۔ کہ حسبِ ہدایات سلسلہ احمدیہ اپنی وصیت کر دو۔ اور یوں اپنے لئے جنت میں ایک مقام مقرر کرا لو۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ انسان جب اپنے آپ کو پابند بنا لے۔ تو پھر اُسے توفیق بھی مل جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کے لئے اس کی نیت کے مطابق ایسے اسباب معاش و ازدیاد جائداد مہیا کر دیتا ہے۔ کہ خود اس کے اپنے وہم و خیال میں بھی نہیں ہوتے۔

احمدی احباب کے لئے وصیت کرنا ضروری ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں اپنے وصال سے اڑھائی سال پیشتر رسالہ الوصیت شائع فرمایا اور حسب اعلام الٰہی ایک مقبرہ بہشتی کی بنیاد رکھی۔ جس میں ان لوگوں کی قبریں ہوں گی۔ جو خدا کے علم میں بہشتی ہیں۔ یہ بات نہیں۔ کہ اس زمین میں کوئی ایسی تاثیر ہے۔ جو دفن ہونے والے کو بہشتی بنا دیتی ہے۔ بلکہ حضور علیہ السلام کی قبولیت دُعا کے نتیجے میں یہ صورت ہے۔ کہ اس میں دفن وہی ہوگا۔ جو خدا کے علم میں بہشتی ہے۔ اس کے لئے چند شرائط مقرر فرمائیں۔

از انجملہ یہ کہ موصی احکام اسلام کا پابند۔ متقی ہو۔ اور تقویٰ و طہارت کے تمام پہلوؤں پر حتے الامکان چلنے والا ہو۔ اور یہ وصیت کرے۔ کہ میرے ترکہ سے کم از کم دسواں حصہ اشاعتِ اسلام کے لئے کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کر دیا جائے۔ زندگی میں تو انسان کا اختیار ہے۔ کہ جتنا چاہے۔ دین کی خدمت میں حصہ لے مگر اس لئے کہ یہ عمل مرنے کے بعد جاری رہے۔ یہ وصیت کرنا ضروری قرار دیا گیا۔ تا کہ موصی کی وفات کے بعد بھی اسلام کی اشاعت و حفاظت میں اس کا حصہ برقرار رہے۔

بعض غیر مسلم بعد الموت آنے والی زندگی کے انعامات کو لامحدود۔ اور غیر منقطع نہیں مانتے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ محدود عمل کا صلہ غیر محدود کیونکر ہو سکتا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ الاعمال بالنیات۔ اعمال میں نیت کو دیکھا جاتا ہے۔ چونکہ موت مومن کے اختیار میں نہیں رکھی گئی۔ البتہ عمل صالحہ اس کے اختیار میں ہے۔ اس لئے ایک عمل صالحہ کو اختیار کر کے اس کو مرتے دم تک نبھانا اس بات کا عملی ثبوت ہے۔ کہ اُسے اگر ہزار برس سے بھی زیادہ عمر دی جاتی۔ تو وہ اس کو جاری رکھتا۔

پس محدود کا صلہ لامحدود ہونا خلافِ انصاف نہیں۔ اور اول تو انصاف کا سوال ہی نہیں۔ دینے والی ذاتِ ازلی ابدی مالک یوم الدین ہے۔ اس کے انعامات کی کوئی حد نہیں۔ وُہ جس پر جتنا بھی رحم کرے۔ اس کی شان کے شایاں ہے۔ وصیت کرنے والا اپنی آمد کا کم از کم عشر بھی بعد وصیت تادم مرگ ادا کرتا رہے۔ یہ بات الوصیت کے بین السطوُر سے واضح ہے۔ اور بعہدِ خلافت ثانیہ مجلس مشاورت میں یہ ضروری شرط قرار دی جا چکی ہے۔ کہ اگر موصی کا گزارہ صرف جائداد پر نہیں۔ تو آمد کا حصہ بھی دیتا ہے۔ زندگی میں کچھ دینا تو انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔ اور اپنے دین و مذہب کی اشاعت کے لئے اپنے مال سے کچھ حصہ نکالنا تو ہر مومن کا شیوۂ خصُوصی ہے۔ اور اس کے ایمان و اخلاص کا نشان۔ اور وصیت اس وقت کے لئے ہے۔ جب اس کے اپنے حواس قائم نہیں رہیں گے۔ اور اس کا مال دوسروں کے قبضہ میں چلا جائے گا۔

پس ضرور تھا۔ کہ وُہ اپنی عاقبت سنوارنے اور اپنے عملِ صالحہ کو جاری رکھنے کے لئے اپنے مال کا کچھ حصہ دین کے لئے مقرر کر جائے۔ اور اپنے ورثاء کو اس کا پابند بنائے۔ بلکہ بہتر تو یہی ہے کہ جو حصہ ہو۔ اس کا حساب کر کے اپنی زندگی ہی میں ادا کر دے۔ کیونکہ کام وہی ہے۔ جو اپنے ہاتھ سے اپنی نگرانی میں ہو جائے۔ بعد میں خدا جانے کوئی کیا سلوک کرے۔ اور اس طرح پر مال و دولت میں کچھ کمی نہیں ہوگی۔ میرے سامنے اس وقت کئی بزرگوں کے نام ہیں۔ وصیت کے وقت جن کے پاس کچھ بھی جائداد نہیں تھی۔ لیکن ان کے خلوص نیت اور وصیت کرنے کی برکت کا یہ نتیجہ ہے کہ اب وُہ بہت بڑی جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے مالک ہیں۔ پس خدا کی راہ میں کچھ دینے سے مال گھٹتا نہیں، بلکہ بڑھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

بہ بذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد

شیخ سعدی نے خوب کہا ہے ؎

زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رز را
چو باغباں بِبُرد بیشتر دہد انگور

اب میں آخر میں اپنا مطلب چند اشعار میں ظاہر کرتا ہوں۔ جو اسی مضمون کے لکھتے وقت زبان قلم پر آ رہے ہیں ؎

اُٹھو بھائیو سب وصیت کرو
اور اس طرح سے دیں کی خدمت کرو
کسی کو نہیں ہے جہاں میں بقا
مناسب نہیں ہے۔ کہ غفلت کرو
بنا لوگے گھر اپنا جنت میں تم
اگر کچھ فدا مال و دولت کرو
نہیں زندگی کا جو کچھ اعتبار
تو تیاری اس کی بہ سرعت کرو
اِذَا بُعثِرَتْ اُزْلِفَتْ کی ندا
سنو اور فکرِ قیامت کرو
سفر اتنا لمبا جو در پیش ہے
پئے زادِ راہ بہر وصیت کرو
تمہارے ہی کام آئے گا یہ دیا
دل و جاں سے قدرِ نصیحت کرو
مسیحِ محمدؐ پہ صد ہا سلام
کہ جس نے یہ فرمایا ہمت کرو
کمر بستہ ہو کر مسلمان سب
ہدایاتِ حق کی اشاعت کرو
اور اس کے لئے مال درکار ہے
تو ترکے کا حصہ وصیت کرو
بنا لوگے یوں اپنا جنت میں گھر
جو ساتھ اس کے تقویٰ کی عادت کرو
ہے اکمل کی یہ آخری التجا
اُٹھو نوجوانو! وصیت کرو

"نوجوانو" میں نے اس لئے لکھا ہے کہ بڑی عمر والوں کو تو خود ہی اکثر خیال ہوتا ہے۔ جوانی میں یہ خیال رہتا ہے کہ ابھی بہت عمر ہے۔ دیکھا جائے گا۔

* یہاں جو کچھ لکھ رہا ہوں۔ اپنے تجربہ سے لکھ رہا ہوں (چنانچہ رسالہ الوصیت کے شائع ہونے کے بعد ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں وصیت پیش کر دی۔ اور پھر

اہم ملکی حالات اور واقعات

سنٹرل اسمبلی میں آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر

۲۷ مارچ کو سنٹرل اسمبلی دہلی میں نئے انڈو برٹش تجارتی معاہدہ پر بحث شروع ہوئی۔ بحث سننے کے لئے برطانیہ کا ٹریڈ ایجنٹ مقیم ہند اور جاپانی قونصل جنرل بھی آئے ہوئے تھے۔ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ آپ نے ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ یہ اسمبلی اس تجارتی معاہدہ کو جس پر ۲۰ مارچ کو گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ برطانیہ کے دستخط ہوئے ہیں منظور کرتی ہے۔

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے کہا کہ اس معاہدہ سے ہندوستان کو بہت فائدے پہونچنے والے ہیں۔ تجارتی گفت و شنید میں توقع سے زیادہ عرصہ لگ گیا۔ یعنی تین سال بات چیت ہوتی رہی۔ لیکن اس سے ایک بات ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہ یہ کہ پارٹیوں نے انتہائی کوشش کی۔ کہ ایسے سمجھوتہ پر پہنچا جائے۔ جو دونوں کے لئے قبول ہو۔ گورنمنٹ ہند کی یہ خواہش ضرور تھی۔ کہ جلدی سے جلدی سمجھوتہ ہو جائے۔

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے غیر سرکاری ایڈوائزروں کی امداد کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ یہ امر باعث افسوس ہے کہ گورنمنٹ ان کے نقطۂ نگاہ سے متفق نہ تھی۔ بہر حال اس معاہدہ میں کچھ خوشگوار پہلو ہیں۔ تو وہ انہی ایڈوائزروں کی بدولت ہیں۔ اگر اس معاہدہ میں کوئی ناتسلی بخش چیز ہے۔ تو اس کی ذمہ داری میں اپنے سر لیتا ہوں۔

جنگ یورپ سے کہ ہندوستان میں برطانوی مال کی درآمد گھٹ رہی ہے اس کے برعکس ہندوستانی روئی کی برطانیہ کو آمد بڑھ رہی ہے۔ جون ۱۹۳۷ء میں گفت و شنید شروع ہوئی۔ تو میرے اور غیر سرکاری ایڈوائزروں کے روبرو یہ سوال تھا۔ کہ اگر ہندوستانی مال کے لئے برطانیہ کی مارکیٹ میں جگہ رکھنی ہے۔ تو ہمیں برطانوی مال کے لئے بھی ہندوستانی مارکیٹ میں جگہ بنانی ہوگی۔ اس اصول کی بناء پر معاہدہ میں بعض شرائط رکھی گئی ہیں۔

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے اس خیال کی تردید کی۔ کہ اس معاہدہ کے باعث ہندوستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری پر بڑا بوجھ پڑے گا۔ یہ بیان نہایت مبالغہ آمیز ہے۔ ہندوستان کی ٹیکسٹائل انڈسٹری اس اعلےٰ پوزیشن کو پہونچ چکی ہے کہ اس معاہدہ کی رُو سے لنکا شائر کو جو مراعات دی گئی ہیں۔ ان کے لئے ہندوستانی ٹیکسٹائل انڈسٹری کو زیادہ قربانی نہیں کرنی پڑے گی۔ اب ہندوستانی ٹیکسٹائل انڈسٹری برطانیہ اور ایمپائر کے دوسرے حصوں میں بھی برطانوی ٹیکسٹائل کا کامیابی سے مقابلہ کر رہی ہے۔ اس انڈسٹری کو ہندوستان کے وسیع مفاد کے لئے جو قربانی کرنی پڑے گی۔ وہ بہت تھوڑی ہوگی۔ اس معاہدہ کا ہندوستان کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ برطانیہ کی طرف سے ہندوستان کو یقین دلایا گیا ہے کہ وہ ہندوستانی روئی متواتر خریدتا رہے گا۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے کہا کہ اوٹاوہ پیکٹ کی رو سے ہندوستان کو جو مراعات دی گئی تھیں وہ سب بحال رکھی گئی ہیں۔ صرف چاول اور گندم کو مستثنےٰ قرار دیا گیا ہے۔ جہاں تک چاول سے ترجیحی سلوک ہٹائے جانے کا تعلق ہے۔ اس کا ہندوستان پر زیادہ اثر نہیں پڑیگا۔ کیونکہ ہندوستان نہایت اعلیٰ قسم کا چاول برآمد کرتا ہے۔ اس لئے اس کی تجارت پر اثر نہیں پڑ سکتا۔ جہاں تک گندم کے ترجیحی سلوک ہٹائے جانے کا تعلق ہے۔ اب جبکہ تمام ملکوں میں گندم کے سٹاک پڑے ہوئے ہیں۔ ہندوستان برآمد کرنے والا ملک نہیں بن سکتا۔ کینیڈا اور آسٹریلیا کی گندم سے بھی ترجیحی سلوک ہٹ رہا ہے۔ گویا جہاں تک ایمپائر کی مارکیٹ کا تعلق ہے۔ ہندوستان اور آسٹریلیا ایک ہی سطح پر ہیں۔

دوسری اجناس کا ذکر کرتے ہوئے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب نے کہا کہ اوٹاوہ پیکٹ کی رو سے ہندوستان ایمپائر کی ۳۶ اجناس سے ترجیحی سلوک کرتا تھا۔ اب صرف ۲۰ چیزوں سے ترجیحی سلوک کرنا پڑے گا۔ گویا ۱۱ کروڑ روپے کی درآمد کو اب ترجیحی سلوک سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ برطانیہ ہندوستان کی برآمد کی ۸۲ فیصدی سے ترجیحی سلوک کریگا۔ ایک اور زاویہ نگاہ سے دیکھا جائے تو ہندوستان میں برطانیہ سے جو مال آتا ہے۔ اس کی ۸۸ فیصدی سے اسے ترجیحی سلوک نہیں کرنا پڑے گا۔

مسٹر اے چٹیار نے سوال کیا کہ گورنمنٹ اس اسمبلی کے ووٹ کی پابندی ہوگی آنریبل سر ظفر اللہ خان صاحب نے جواب دیا۔ کہ گورنمنٹ اس ہاؤس کے ووٹ پر غور کئے بغیر فیصلہ نہ کرے گی ؞

پنجاب اسمبلی میں محکمہ زراعت کے نظم و نسق پر بحث

۲۷ مارچ کے اجلاس میں آنریبل وزیر خزانہ نے محکمہ زراعت کے لئے جب ۲۹۲۰۶۰۰ روپے کا مطالبہ زر پیش کیا۔ تو اس پر تخفیف کی ۴۹ تحریکیں پیش کی گئیں۔ جن میں سے ایک پر بحث شروع ہوئی۔ جس کا مقصد محکمہ کے نظم و نسق پر بحث اور اس کے متعلق چند تعمیری نوعیت کی تجاویز پیش کرنا تھا۔

سردار ہری سنگھ نے اپنی تقریر کے آغاز میں بیان کیا کہ پنجاب میں شرح پیدائش تمام ممالک سے زیادہ ہے۔ جس کے باعث صوبہ کی اقتصادی حالت تشویشناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ جس رفتار سے شرح پیدائش بڑھ رہی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ زمینداروں کے پاس کاشت کے لئے ایک انچ بھی زمین نہ رہے گی۔ کیونکہ زمین بٹتی چلی جا رہی ہے۔ انہوں نے اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ تین سال کے عرصہ میں ۲۰ فیصدی آبادی زیادہ ہوئی ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے حکومت کو مشورہ دیا۔ کہ زراعت کے متعلق حکومت سوشلزم کے اصول اختیار کرے اگر زمینداروں کی روز افزوں مشکلات کا کوئی حل نہ سوچا گیا۔ تو گورنمنٹ کو ایک خوفناک انقلاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔

زمینداروں کی اقتصادی بدحالی اور ان کے افلاس کے اسباب و علل بیان کرتے ہوئے سردار ہری سنگھ نے حکومت کو مشورہ دیا۔ کہ وہ ریلوے پر دباؤ ڈالیں۔ کہ زرعی پیداوار کے نقل و حمل کے لئے کرایہ میں تخفیف کرے۔ اس ضمن میں انہوں نے کہا کہ کینیڈا سے کراچی کی بندرگاہ تک گندم لانے کا جو کرایہ ہے۔ اس کے مقابلے میں لائل پور سے کراچی تک گندم لے جانے کا کرایہ بہت زیادہ ہے ؞

اسی طرح آسٹریلیا اور کینیڈا سے کلکتہ کی بندرگاہ تک گندم لانے کا جو کرایہ ہے۔ وہ لائل پور سے کلکتہ تک گندم لے جانے کے مقابلہ میں بہت کم ہے اگر ریلیں زرعی پیداوار اور اجناس کے نقل و حمل کے کرایہ میں اس حد تک تخفیف کر دیں۔ کہ وہ اس میں کوئی منافع حاصل نہ کریں۔ تو اس سے نہ صرف زمینداروں کا بھلا ہوگا۔ نہ صرف حکومت کو فائدہ ہوگا۔ بلکہ انجام کار ریلوں کو بھی منافع ہوگا۔ کیونکہ اس طرح زمینداروں کی قوت خرید بڑھ جائے گی۔ وہ زیادہ مصنوعات خرید کریں گے۔ مانگ کی وجہ سے مصنوعات بہ مقدار کثیر بذریعہ ریل صوبہ میں لائی جائیں گی۔ تجارت بڑھے گی۔ اور تجارت بڑھنے سے ریلوں کو بھی فائدہ ہوگا ؞

سردار ہری سنگھ نے اس بات کا بھی گلا کیا۔ کہ گورنمنٹ نے غیر ملکی گندم کی درآمد پر صرف ایک سال کے لئے حفاظتی ٹیکس لگایا ہے۔ یہ ٹیکس کم از کم پانچ سال کے لئے ہونا چاہیئے تھا۔ انہوں نے گورنمنٹ سے مطالبہ کیا کہ

کہ وہ زمینداروں کو اپنی پیداوار منڈیوں میں فروخت کرنے کے لئے آسانیاں مہیا کرے۔ مارکیٹنگ کے متعلق مقرر نے اس امر کا اعتراف کیا۔ کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ گورنمنٹ نے اس طرف ایک قدم اٹھایا ہے۔ مگر یہ کافی نہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ پیداوار کی فروخت کے سلسلے میں کواپریٹو سسٹم سے کام لیا جائے۔

تقریر کے آخر میں مقرر نے کہا۔ کہ زراعت کے طریقوں میں انقلاب پیدا کیا جائے۔ زراعت اور کاشت کرنے کے لئے سائنٹیفک طریقے اختیار کئے جائیں۔ جو اس وقت دیگر مہذب ممالک میں رائج ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی اس راہ میں انہوں نے ایک اور مشکل کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرائی۔ کہ زمینداروں کے پاس زمینیں تھوڑی تھوڑی ہوتی ہیں۔ جن میں سائنٹیفک آلات زراعت سے کام نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ان آلات کے لئے وسیع رقبے درکار ہیں۔ اس مشکل کو دور کرنے کے لئے انہوں نے گورنمنٹ کو مشورہ دیا کہ اجتماع اراضی کا اصول اختیار کیا جائے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ سارے زمینداروں کی زمینیں جمع کر کے ان میں سائنٹیفک آلات سے زراعت سے کاشت کی جائے۔ اور پیداوار زمیندار اپنے اپنے حصے کی زمین کے مطابق آپس میں تقسیم کر لیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ روس میں یہ طریقہ کامیاب رہا ہے۔ اور مشورہ دیا۔ کہ گورنمنٹ اس طریقے کا تجربہ حویلی پراجیکٹ سے سیراب ہونے والی اراضی میں کرے۔

سردار بہادر سردار اجل سنگھ پارلیمنٹری سکرٹری نے حکومت کی طرف سے جواب دیا کہ حکومت پنجاب کو جن مسائل کے متعلق مشورہ دیا گیا ہے۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جن کا تعلق صوبہ کی حکومت سے نہیں۔ مرکزی حکومت سے ہے۔ اور ان میں سے بھی بعض ایسے ہیں۔ جن پر مرکزی حکومت بھی اسوقت تک عمل نہیں کر سکتی۔ جب تک مرکزی حکومت کی باگ دوڑ مقرر کے ہم خیال حضرات کے ہاتھوں میں نہیں ہو جاتی۔ سردار اجل سنگھ نے سردار ہری سنگھ کو جواب دیتے ہوئے وہ اقدامات وضاحت کے ساتھ بیان کئے۔ جو زمینداروں کی حالت بہتر بنانے کے لئے موجودہ حکومت نے اپنے عہد میں اختیار کئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ گذشتہ تین سال کے عرصے میں گورنمنٹ نے زرعی حالت کی بہتری اور اصلاح کے لئے سوا نو لاکھ روپیہ سے زیادہ خرچ کئے ہیں۔ پنجاب میں ۹۰ لاکھ ایکڑ سے زیادہ رقبہ میں گندم کی کاشت کی جاتی ہے۔ جس میں سے ۵۰ لاکھ ایکڑ رقبہ میں اصلاح یافتہ گندم کی کاشت کی جا رہی ہے۔ اس سے صرف گندم کی پیداوار میں ہی اضافہ نہیں ہوا۔ بلکہ ایک خاص قسم کی گندم کا نرخ بھی ۴ آنے فی من زیادہ ہے۔ نئی اقسام اور نوعیت کی گندم کاشت کرنے سے زمینداروں کو پہلے کی نسبت ایک کروڑ ۶۰ لاکھ روپیہ کی زائد آمدنی ہوئی ہے۔

سردار بہادر نے کپاس کی کاشت کے سلسلے میں بھی ایک مفصل بیان دیا۔ جس میں انہوں نے بیان کیا تھا۔ کہ کپاس کا اصلاح یافتہ بیج اور مختلف اقسام کی کپاس کاشت کرانے سے زمینداروں کو ایک کروڑ ۵۵ لاکھ سے زائد آمدنی ہوئی۔ اسی طرح انہوں نے گنے کی کاشت کے متعلق کہا کہ کوئمبٹور گنے کی کاشت سے زمینداروں کو ایک کروڑ ۵۵ لاکھ روپیہ کی زائد آمدنی ہوئی۔

سردار بہادر نے زرعی پیداوار اور خصوصاً گندم اور کپاس کے نرخوں کے تعین کے متعلق کہا۔ کہ یہ تجویز ناممکن العمل ہے۔ کوئی ملک پیداوار کا نرخ مقرر نہیں کر سکا

سردار بہادر نے زرعی پیداوار کے نقل وحمل کے کرائے میں تخفیف کے متعلق اس امر کی تائید کی کہ ریلوں پر کرایہ کم کرنے کے لئے دباؤ ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اور کہا کہ گورنمنٹ ہند سے حکومت پنجاب نے عرضداشت کی ہے۔ کہ وہ ریلوں کو مجبور کرے کہ وہ کرایہ کی شرح اس حد تک کم کرے جس سے زمیندار اور کاشتکار فائدہ اٹھا سکیں اس ضمن میں انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ جہازوں کے باربرداری کے کرائے میں بھی تخفیف کرانے کی ضرورت ہے۔

سردار بہادر سردار سنتوکھ سنگھ کی تقریر الزامات کی ایک طویل فہرست تھی۔ جو انہوں نے گورنمنٹ پر عائد کئے اور کہا کہ زرعی قوانین بنا کر گورنمنٹ نے زمینداروں کی حالت ناقابل رشک بنا دی ہے۔ ان قوانین کی بدولت زمینداروں کو روپیہ قرض ملنا ناممکن ہو گیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی گورنمنٹ نے زمینداروں کو روپیہ مہیا کرنے کے لئے کوئی انتظام نہیں کیا۔ زمینوں کی قیمتیں ساٹھ فیصدی اور ستر فیصدی کم ہو گئی ہیں۔

سردار بہادر نے حکومت پر زور دیا۔ کہ وہ زراعت کے ساتھ صنعت کو بھی ترقی دینے کے لئے اقدام کرے۔ کیونکہ زراعت اور صنعت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ ابھی ان کی تقریر جاری تھی۔ کہ ۱½ بج گئے اور اجلاس کل ۲ بجے تک ملتوی ہو گیا۔

سبھاش بابو کے بیان پر گاندھی پارٹی کی ناراضگی

۲۷ مارچ کی دہلی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کی تشکیل کے بارے میں مسٹر سبھاش چندر بوس نے بستر علالت سے جو بیان شائع کیا ہے گاندھی جی کے بھگتوں میں اس پر اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے۔ ان کانگرسیوں نے مسٹر سبھاش چندر بوس کے اس بیان سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔ کہ صدر کانگرس گاندھی جی کی قیادت قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ کانگرسی چاہتے ہیں۔ کہ سبھاش بابو گاندھی جی کے سامنے ہتھیار ڈال دیں۔ اور سابقہ ورکنگ کمیٹی سے جو ممبر مستعفی ہوئے تھے۔ انہیں دوبارہ نئی ورکنگ کمیٹی میں لیں۔ ان کے اس بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ گاندھی جی سے صرف ان ممبروں کو ورکنگ کمیٹی میں لینے کے لئے مشورہ کرنے کو تیار ہیں۔ جو گاندھی جی کی پارٹی کے ہیں۔ سوشلسٹ ممبر وہ اپنی مرضی اور انتخاب سے لینا چاہتے ہیں۔

اس ضمن میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حالات اس قدر تشویشناک صورت اختیار کر رہے ہیں کہ ممکن ہے۔ کانگرس وزارتیں مستعفی ہو جائیں۔ اگرچہ اس استعفا کی وجہ کچھ اور بیان کی جائے گی۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ کسی بین الاقوامی مسئلے کی آڑ لے کر مستعفی ہوں۔ گاندھی بھگت کانگرسی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جاتی ہے۔ کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کے اس بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہیں غیر سوشلسٹ کانگرسیوں پر اعتبار نہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں اعتدال پسند کانگرسیوں پر ایک نیا الزام یہ عائد کیا ہے۔ کہ بین الاقوامی حالت میں کانگرس کی طرف سے جس دلچسپی کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ دیانت پر مبنی نہیں۔ یہ نیا الزام سمندناز پر اک اور تازیانہ ثابت ہوا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ خود گاندھی جی بھی یہی خیال رکھتے ہیں کہ کانگرس کے ان دونوں فریقوں کے درمیان شکوک وشبہات کی فضا میں مفاہمت اور تعاون ممکن نہیں۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

جمہوری حکومتیں متحد نہ ہوسکیں

اخبار ڈیلی ٹیلیگراف لکھتا ہے کہ "بلا خوف تردید یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جوں جوں دن گذرتے جاتے ہیں توں توں ہی عوام کے خدشات بڑھ رہے ہیں۔ یہ بات بہت خطرناک ہوگی۔ اگر ہم خیال کرنے لگیں۔ کہ ہمارے پاس اس قدر وقت ہے۔ کہ ہم جس وقت بھی چاہیں۔ کوئی قدم اٹھائیں۔ اس لئے یہ امر حیرت ناک نہ ہوگا۔ اگر کل بھی حکومت میں اس بات کا اعلان نہ کرسکیں۔ کہ گذشتہ ہفتہ میں انہوں نے جو گفت وشنید کی ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ ہوسکتا ہے۔ کہ اس کی وجوہ ایسی ہوں جو ہماری حکومت کے اختیار سے باہر ہوں۔ لیکن یہ بھی افواہیں ہیں کہ کیبنٹ کے بعض ممبروں کے خیالات اس سلسلہ میں بہت متزلزل ہیں۔

اخبار "مانچسٹر گارڈین" کا "ڈپلومیٹنگ نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اب چار طاقتوں کے معاہدے کے امکانات قطعی طور پر ختم ہوگئے ہیں گو کوئی شخص بھی کسی اچانک واقعہ کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اب کچھ عرصہ تک خاموشی رہیگی۔ اس دوران میں صلح کن پالیسی پر عمل کرنے کی کوشش کی جائیگی۔ لیکن یہ باور کرنے کی بھاری وجوہ موجود ہیں۔ کہ اب مسٹر چیمبرلین سرگرمی سے اس پالیسی کی حمایت نہیں کریں گے"۔

اخبار "ٹائمز" کا ڈپلومیٹنگ نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ برطانیہ فرانس۔ روس اور پولینڈ کے درمیان معاہدے کے سلسلے میں کوئی نمایاں کامیابی نہیں ہوسکی۔ ایسے معاہدے کی ضرورت کو اس وقت کم محسوس کیا جانے لگا۔ جبکہ رومانیہ کے متعلق تشویش کم ہوگئی۔

اخبار "مانچسٹر گارڈین" کا نامہ نگار مقیم ماسکو رقمطراز ہے۔ کہ سوویٹ جمہوری قوتوں سے تعاون کی بے حد خواہشمند ہے۔ بشرطیکہ اسے اس بات کا یقین ہو جائے کہ جمہوری قوتیں صلح کن پالیسی پر عمل کرنے کی نسبت جارحانہ حملوں کا خاتمہ کرنا چاہتی ہیں۔ لیکن یہ تعاون صد فدلانہ ہو۔ اور اس میں ایسی کوئی خواہش کام نہ کرے گی۔ کہ سوویٹ روس تو جنگ کرتا جائے۔ اور یہ لوگ اپنا فائدہ اٹھانے پر ہی لگے رہیں۔ روس کو اس بات کا ہی خدشہ ہے۔

نازی پارٹی کے وقار میں اضافہ ہوگیا

اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم برلن لکھتا ہے۔ کہ ۴۶ گھنٹوں میں ہٹلر نے میمل سلواکیہ اور رومانیہ میں جو فتوحات حاصل کی ہیں۔ ان سے جرمنی میں نازی پارٹی کا وقار بہت بڑھ گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ برطانوی پالیسی ہی ہٹلر کی فتوحات کا موجب ہے۔ لیکن اس کے باوجود اخبارات میں برطانیہ کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ اور برطانیہ کو گالیاں دی جاتی ہیں۔ کچھ یوم پہلے اس امر کے امکانات تھے کہ پولینڈ بھی جمہوری قوتوں کے محاذ میں شامل ہو جائیگا۔ لیکن حکومت جرمنی کا خیال ہے۔ کہ اب یہ امکانات ختم ہوگئے ہیں۔ رومانیہ کے معاہدہ کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے انگلستان کو شکست دینی مقصود ہے۔

مسولینی کی تقریر کا اثر مختلف ممالک پر

فرانس کے سرکاری حلقوں کی طرف سے ابھی تک اس معاملہ میں کچھ نہیں کہا جاتا۔ کہ سینور مسولینی کی کل والی تقریر نے مفاہمت کا دروازہ کھلا رکھا ہے یا نہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ مسولینی نے ٹیونس۔ جیبوتی اور نہر سویز کا ذکر کیا ہے۔ لیکن یہ نہیں بتایا۔ کہ وہ ان کے متعلق کیا چاہتا ہے۔ چونکہ ۱۹۳۵ء کے معاہدہ کے خلاف ورزی اطالیہ ہی نے کی ہے۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ اب وہی اپنے مطالبات کی وضاحت کرے برطانوی اخبار کے تبصروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ مسولینی کی تقریر سے ناامیدی ظاہر نہیں کرتے۔ مثلاً "ٹائمز" کا خیال ہے۔ کہ اگر اب بھی ہوشیاری سے کام لیا جائے تو ممکن ہے کہ حالات بدل جائیں۔ مسولینی کی تقریر سے گفت وشنید از سر نو شروع کرنے کا موقع ہاتھ آگیا ہے۔

ادھر جرمنی کے اخبار مسولینی کی تقریر کی تائید وحمایت میں پیش پیش ہیں۔ ایک اخبار لکھتا ہے کہ مسولینی کی تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ اطالیہ ٹیونس۔ جیبوتی اور نہر سویز چاہتا ہے۔ اس قدر واضح مطالبات کے بعد تجاہل عارفانہ سے کام لینا یا جواب میں لیت ولعل کرنا فضول اور عبث ہے۔

جنرل فرانکو نے چڑھائی کردی

۲۶ مارچ کی رات کو میڈرڈ سے یہ پیغام براڈ کاسٹ کیا گیا۔ کہ میڈرڈ کی واپسی کے متعلق جنرل فرانکو اور جمہوری حکام کے درمیان برگوس میں جو گفت وشنید شروع تھی۔ وہ ناکامی کے ساتھ ختم ہوگئی ہے۔ کیونکہ ہفتہ کے دن تک جمہوری حکومت اپنے تمام طیارے فرانکو کے حوالے نہ کرسکی۔ باغیوں کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ باغی فوجوں نے قرطبہ پر حملہ کر دیا ہے۔ اور اپنے دعویٰ کے مطابق ۱۵ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور لاتعداد آدمی اسیر کرلئے ہیں۔ جنرل فرانکو نے جمہوریت پسندوں کے نام اپیل شائع کی ہے کہ جن لوگوں نے ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کی۔ انہیں نقصان نہیں پہنچایا جائیگا

چین کیلئے سامان جنگ

چین کے لئے ۴ ہزار ٹن وزنی سامان جنگ ایک برطانوی جہاز کے ذریعہ ۲۷ مارچ کو رنگون پہنچا۔ اس سامان جنگ میں توپوں مشین گنوں اور رائفلوں کے علاوہ کثیر سامان اسلحہ بھی شامل ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ چینی اس سامان کی جلد از ترسیل کیلئے سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔

انڈین ٹیریٹوریل فورس میں بھرتی

یہ امر احباب سے مخفی نہ ہوگا۔ کہ انبالہ چھاؤنی میں انڈین ٹیریٹوریل فورس کے اندر جماعت احمدیہ کی چار پلاٹون ہیں۔ چونکہ ایک معین عرصہ کے بعد اس میں شامل ہونے والے نوجوان اگر چاہیں۔ تو استعفٰی دے سکتے ہیں۔ اس لئے آئے دن جگہیں خالی ہوتی رہتی ہیں اس سال اس میں بہت کمی واقع ہوگئی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے کمانڈنگ افسر صاحب ۳ اپریل سے دورہ کر رہے ہیں۔ ان کے دورہ کا پروگرام متعلقہ جماعتوں کی آگاہی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ ان جماعتوں کے عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کام میں نظارت ہذا کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں۔ اور نہایت مستعد تعلیم یافتہ اور مضبوط احمدی نوجوانوں کو اس بھرتی میں شامل ہونے کے لئے تیار کر کے کمانڈنگ افسر صاحب کی خدمت میں پیش کریں۔ نظارت ہذا کی طرف سے جو دوست بھرتی کے کام کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی ہر طرح سے تعاون کیا جائے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں نوجوان مہیا کئے جائیں۔ پروگرام حسب ذیل ہے

۳ اپریل ۳۹ء — نواں شہر۔ جالندھر
۴ اپریل " — ہرچووال
۵ اپریل " — گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ
۶ اپریل " — پسرور۔ ڈسکہ
۸ اپریل ۳۹ء — لاہور۔ جڑانوالہ
۹ اپریل " — لائل پور۔ سرگودھا
۱۱ اپریل " — منٹگمری

ناظر امور خارجہ

نمائندگان مجلس مشاورت کی ذمہ واری

سال تمام میں صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ ہر ایک جماعت کی طرف سے مشاورت تک مطابق بجٹ۔ گیارہ ماہ کی نسبت سے چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ وغیرہ داخل ہو جانا ضروری اور لازمی ہے۔ اس لئے سن رواں کی مجلس مشاورت پر منتخب ہو کر آنے والے نمائندگان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے چندوں کا جائزہ لیں۔ کہ ان کا چندہ مطابق بجٹ گیارہ ماہ کے تدریجی بجٹ کے مطابق داخل کرایا جا چکا ہے۔ اگر کمی ہو۔ تو مشاورت تک اُسے پورا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ مشاورت پر ممکن ہے۔ کمی چندہ کے متعلق نمائندگان سے پرسش ہو۔

ناظر بیت المال

ضلع سیالکوٹ کی جماعتیں توجہ کریں

احباب کو اخبار کے مطالعہ سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ ٹیریٹوریل فورس کی بھرتی عنقریب شروع ہونے والی ہے۔ بھرتی کا پروگرام بھی شائع کیا جا چکا ہے ضلع سیالکوٹ میں چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی اور چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ بی۔ اے کو نظارت ہذا کی طرف سے بھجوایا جا رہا ہے۔ تاکہ وہ نوجوانوں میں تحریک کر کے ان کو تیار کریں۔ جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کے تمام عہدہ داران کا فرض ہے۔ کہ وہ اس اہم قومی کام میں ان کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں۔ اور مستعد تعلیم یافتہ اور مضبوط نوجوانوں کو بھرتی کے لئے تیار کریں۔

ناظر امور خارجہ

وصیت نمبر ۵۱۹۴

منکہ غلام فاطمہ زوجہ شیخ سردار علی صاحب قوم شیخ عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن رحیم آباد ڈاک خانہ فتوپور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے زیور قیمتی ایک سو بیس روپے نقد مبلغ ساٹھ روپے مہر مبلغ پانصد روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میزان کل ۶۸۰ روپے میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ۔ یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ المرقوم ۱۶ نومبر ۱۹۳۶ء

العبد :- نشان انگوٹھا غلام فاطمہ

گواہ شد :- سردار علی بقلم خود محمود آباد فارم سندھ۔ گواہ شد ڈاکٹر احمد الدین محمود آباد فارم سندھ۔

قرآن مجید مترجم معہ مکمل تفسیری نوٹ

جس کی احباب کو بیحد ضرورت تھی۔ چھپ گیا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اور بطرز تیسیر القرآن ہے اور حاشیہ پر مکمل تفسیری نوٹ ہیں۔ منظور کردہ نظارت تالیف و تصنیف قادیان ہے۔ کاغذ رامپوری مجلد اوپر سنہری ٹھپہ قیمت دو روپے۔ کاغذ سرخ یا زرد مجلد اوپر سنہری ٹھپہ قیمت عـہ دو روپے چار آنے بڑھیا اور اعلیٰ کاغذ جلد مراکو اوپر سنہری ٹھپہ تین روپے اور خالص چمڑے کی جلد اوپر سنہری ٹھپہ تین روپے آٹھ آنے نوٹ :- تین روپے اور ساڑھے تین روپے والے قرآن مجید پر ایک روپیہ کمیشن۔ سیرت المہدی از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے قیمت عـہ۔ فتاوی حضرت مسیح موعودؑ قیمت عـہ۔ سیرت النبی مجلد قیمت اصلی عـہ تینوں کتابوں کے اکٹھے خریدار سے بجائے عـہ صرف عـہ یعنی آدھی قیمت لی جاویگی۔ انقلاب حقیقی از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ۔ مترجم و تفسیری پارہ صحیح بخاری ۱ و ۲ فی پارہ ۱۲۔ حمائل شریف مصری مجلد سنہری ٹھپہ عـہ سنہری ٹھپہ سنہری کناروں والی ۱۲۔ حمائل شریف مترجم ترجمہ سید محمد سرور شاہ صاحب قیمت اصلی للعہ لیکن مبلغ عـہ کی اور کتب لینے والے کو مبلغ عـہ میں دی جاویگی۔ احمدیہ پاکٹ بک نیا ایڈیشن عـہ۔ انگلش ٹیچر از عمر برادر شملہ عـہ رعایتی عـہ۔ سلسلہ کتب اسلام کی ہر پانچ حصہ جن کو نظارت تالیف و تصنیف نے منظور فرمایا ہے قیمت مجلد عـہ

محمد عنایت اللہ تاجر کتب بازار ریتی چھلہ قادیان

باجلاس جناب چوہدری عطا محمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوم تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

اشتہار عام

نوبہار شاہ ولد محمد شاہ ذات سید سکنہ تتال پور تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان بذریعہ خاص ولد محمد ذات اعوان سکنہ تتال پور مختار عام بنام خان بیگ ولد سلطان ذات سیال سرباز سکنہ بستی رشید تحصیل شورکوٹ وغیرہ درخواست تقسیم اراضی کھاتہ ۳۹ واقع موضع بیلہ سرباز تحصیل شورکوٹ برقبہ ۱۰ مرلہ

نمبر شمار	نام	ولدیت	قومیت	سکونت	تحصیل
۱	رشید	خان	سیال سرباز	بستی رشید	شورکوٹ
۲	طالب	"	"	"	"
۳	محبت	دلیل	"	"	"
۴	مسماۃ نور بی بی بیوہ بہاول		"	"	"
۵	حق نواز	نورنگ	"	کوٹ مراد	"
۶	امام شاہ	محمد شاہ	سید	تتال پور	کبیر والہ
۷	محمد نواز شاہ	"	"	"	"
۸	محمد	رستم	سیال سرباز	بیلہ سرباز	شورکوٹ
۹	بویتہ	"	"	"	"

مدعا علیہ ۸۔ نابالغ بولایت مدعا علیہ ۸ برادر خود۔ بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مقدمہ مندرجہ بالا میں تاریخ پیشی ۱۱ اپریل ۳۹ء مقرر ہوئی ہے۔ اس لئے اگر کسی کو کوئی عذر ہے تو تاریخ مذکور پر حاضر ہو کر پیش کرے۔ بصورت دیگر کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاویگی۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

۲۶۸